تحدیث نعمت

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

وطن عزیز کی سب سے بڑی پرائیویٹ لائبریری

سردار پور جھنڈیر ۔ میلسی (ضلع وہاڑی)

سید قاسم محمود



لائبریری کا دو منزلہ جدید بلاک

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سید قاسم محمود

سردار پور جھنڈیر۔ میلسی (ضلع وہاڑی)
پوسٹ کوڈ - 61240
لائبریری فون: 430786-430787-430430 (06515)
فیکس: 430789 (06515)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سید قاسم محمود

1- لائبریری کی اہمیت

کتاب آزادیٔ فکر و عمل کا وسیلہ ہے اور کتاب خانہ اس آزادی کا گہوارہ۔ کتاب خاموش و مخلص دوست اور ہمدرد رفیق کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ سہل الحصول دانا مشیر اور مشفق استاد ہے۔ کتابیں انسان کی ہزاروں سال کی دانائی کا نچوڑ ہیں۔ لائبریری دینی، تاریخی، ثقافتی اور ادبی ورثہ ہے۔ انسانی جدوجہد کے ہر شعبے پر پھیلی ہوئی عظیم قلمکاروں کی تخلیقات و نگارشات کا خزینہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یہ اعلیٰ قومی روایات اور اقدار کے تسلسل و توسیع کی آئینہ دار ہے۔ انسان نے اب تک جتنا بھی علم حاصل کیا ہے اس کی ترسیل و اشاعت میں لائبریری کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ یہ ذرے میں آفتاب اور قطرے میں دجلہ کی مانند ہے۔ کہتے ہیں کتاب سازی خدائی کاروبار ہے۔ ابدیت کتابوں ہی کی وجہ سے رہتی ہے۔

بادشاہوں کے زمانے میں اسے شغلِ شاہاں (Royal Hobby) تصور کیا جاتا تھا۔ لائبریریوں کا قیام و استحکام ہمیشہ سے بیدار مغز حکومتوں کا فریضہ رہا ہے۔ ماضی میں لائبریریوں کے قیام و فروغ میں علم دوست حضرات، امراء اور دینی مدرسوں نے خاصی دلچسپی لی۔ ماضی قریب میں ریاستوں کے فرمانرواؤں اور ثروت مند علم دوست حضرات نے برصغیر پاک و ہند میں معیاری پرائیویٹ لائبریریاں قائم کیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہ علمی ذوق و رجحان قریب قریب ختم ہو گیا ہے۔

2- مسعود جھنڈیر لائبریری کا قیام

علاقے کے زمیندار ملک غلام محمد چوغطہ (1865ء - 1936ء) کو کتابوں سے والہانہ عشق تھا۔ خاندانی اعتبار سے مغل تھے۔ دانشور، سخن شناس اور سخن گو تھے۔ عربی اور فارسی زبان سے عشق تھا۔ ان دونوں زبانوں کے شاعر تھے۔ دیوان حافظؒ کے گویا حافظ تھے۔ انہوں نے ذاتی کتابوں کی بنیاد پر 1890ء میں ایک لائبریری کی داغ بیل ڈالی۔

ملک صاحب کی وصیت کے مطابق یہ لائبریری ان کے نواسے میاں مسعود احمد جھنڈیر کو ورثے میں ملی۔ بعد میں ان کے چھوٹے بھائی میاں محمود احمد، میاں غلام احمد شریکِ سفر ہو گئے۔ ان بھائیوں نے مل کر اس چمن کی آبیاری کا حق یوں ادا کیا کہ اسے پاکستان کی سب سے بڑی پرائیویٹ لائبریری بنا دیا۔

لائبریری کا نام برادر بزرگ میاں مسعود احمد کی نسبت سے ''مسعود جھنڈیر لائبریری'' تجویز کیا گیا۔ میاں مسعود احمد نے اس چھوٹی سی ذاتی لائبریری کو ایک عظیم الشان لائبریری بنانے کا خواب دیکھا۔ بعد میں اپنے چھوٹے بھائیوں کے تعاون سے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ لائبریری کی وجہ تسمیہ میں لفظ ''جھنڈیر'' کی حقیقت یہ ہے کہ جھنڈیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں آ کر یہ خانوادہ ''جھنڈا گیر'' کہلایا جو بعد میں مخفف ہو کر ''جھنڈیر'' ہو گیا۔

یہ سب باب العلمؑ کی نسبت کا فیضان ہے۔ ؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

1990ء میں پوسٹ گریجوایٹ تحقیق کے لئے اسے وقف کیا گیا تو لفظ ''ریسرچ'' کا اضافہ کر دیا گیا اور یوں اس کا نام ''مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری'' ہو گیا۔ اب یہ لائبریری اسی نام سے موسوم ہو کر بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکی ہے۔

میاں مسعود احمد درس نظامی، فارسی ادب اور طب کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اپنے والد کی وفات کے باعث کالج میں عصری تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ میاں محمود احمد گریجوایٹ ہیں۔ دونوں بڑے بھائیوں نے آبائی پیشہ کاشت کاری کو اپنایا جبکہ میاں غلام احمد کچھ عرصہ وکالت کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ شریکِ کار ہوئے۔ وہ دس سال میلسی میں سپیشل/ آنریری مجسٹریٹ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ ان تینوں بھائیوں نے جدید سائنسی خطوط پر کپاس کی کاشت میں ملک بھر میں نام پیدا کیا۔ یہ فارم کاشتکاروں، زرعی سائنسدانوں، عالمی ادارہ خوراک وزراعت اور دیگر وفود کے لئے جاذبِ توجہ (Place of Visit) ہے اور فصل کپاس کے حوالے سے حُسن تحقیق ومعائنہ کے لئے یہ عمدہ مرکز ہے۔

3- خاندان

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جھنڈیر عباس علمدارؑ کی اولاد ہیں۔ اس خاندان کے بزرگ سترہویں صدی عیسوی کے اوائل میں نجف اشرف سے براستہ ہرات، کابل ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ کے علاقہ بہ جھنڈیر میں تشریف لائے۔ اشاعتِ اسلام اور رُشد وہدایت کیلئے اپنے آپ کو وقف رکھا۔ ساتھ ساتھ طبابت خدمت خلق کے لئے کرتے تھے۔ اسے ذریعہ معاش نہ بنایا۔ میاں مسعود احمد بھی مستند حکیم ہیں اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر اس سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس خانوادہ کے مورث کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاقؒ نے سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا فرمائی۔ آپ اور آپ کی اولاد مجاہدہ، ریاضت تبلیغ دین اور معتقدین کی اصلاح میں منہمک ہوگئی۔ صاحب مزار وکرامات بزرگوں میں حضرت شیخ غوث سعیدالدین موسیٰ بندگیؒ وحضرت شیخ غوث یعقوب بندگیؒ (موضع برجھ، تحصیل کبیروالا)، حضرت حافظ عبداللہؒ (موضع دین واہ، تحصیل میلسی) اور سخی تاجن شیرؒ (موضع کوٹلی نجابت، تحصیل شجاع آباد) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

4- ''کتاب بستی'' کا محل وقوع

لائبریری ایک گاؤں سردار پور جھنڈیر میں واقع ہے جو میلسی (ضلع وہاڑی) جنوبی پنجاب کی حدود میں ہے۔ یہ قصبہ میلسی دنیاپور روڈ پر واقع ہے۔ میلسی اور کہروڑ پکا سے 20 کلومیٹر جبکہ دنیاپور سے 30 اور راجباہ 9-ایل (ملتان روڈ) سے 15 کلومیٹر دور ہے۔ سردار جھنڈیر ریلوے اسٹیشن سے جانب شمال 6 کلومیٹر، ملتان سے 85 اور بہاولپور سے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ لائبریری خوشگوار اور دلکشا ماحول میں واقع ہے جہاں نقرئی ریشے (کپاس)، گندم اور سورج مکھی کے ہرے بھرے کھیت، سرسوں کا سہانا پن اور ترشادہ پھل کے باغات ہیں۔ رواں دواں ندیاں، معطر ہوا کی مہک، پتوں میں سرسراتی اور اٹھکیلیاں لیتی ہوا اور پرندوں کی نغمہ سرائی ایک مسحور کن ماحول پیش کرتی ہے۔ یہ قصبہ 3800 کیوسک کی 200 فٹ کشادہ نہر کے دامن میں واقع ہے۔ نہر اتنی بڑی کہ دریا کا گماں ہوتا ہے جہاں درختوں کی روشیں، پانی کی سبک خرامی اور لہروں کا ارتعاش دلفریب فطری حسن پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے قصبہ

کے تناظر و مضاف کے حُسن میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ لائبریری سے ملحق ایک خوبصورت سبزہ زار ہے۔ یہاں کے قدرتی مناظر تحقیقی کام کیلئے مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ ''گل زمین'' یا ''قصبہ چراغاں'' بھائیوں نے 1963ء میں مزروعہ رقبہ پر اپنے والد میاں سردار محمد مرحوم کے نام کی نسبت سے ''سردار پور جھنڈیر'' کے نام سے آباد کیا۔ اب یہاں گاؤں کو شہروں سے ملانے کے لئے چاروں اطراف پختہ سڑکیں، بجلی، ڈاکخانہ وتار گھر، گرلز مڈل و بوائز سکول، رورل ڈسپنسری، وٹرنری ہسپتال، بینک، ٹیلی فون ایکسچینج، انٹرنیٹ وآپٹک فائبر میڈیا، پٹرول پمپ اور پبلک ٹرانسپورٹ وغیرہ بڑے شہروں کی سی ابلاغی و دیگر سہولیات میسر ہیں۔

5- پرائیویٹ لائبریری کے قیام میں درپیش مسائل

لائبریری ایک جاندار و زندہ چیز (Growing Organism) جیسی ہوتی ہے جس کو جدید بہنوز (Upto-date) رکھنے کیلئے نئی کتب کا نو بہ نو اضافہ ضروری ہے۔

لائبریری کے منتظمین درمیانہ طبقے کے زمیندار ہیں۔ انہوں نے اپنے محدود وسائل سے نہ صرف کہ لائبریری قائم کی ہے بلکہ دائم رکھنے کی کوشش یوں کی ہے کہ کپاس کے پھول بوتے ہیں اور کتابوں کے گلزار اُگاتے ہیں۔ زمینداری اور کتاب داری کا ملاپ دُنیا بھر میں شاید ہی کہیں اور ایسا ہوا ہو۔ کشت زار اور کشت دانش میں بُعد المشرقین ہے۔ اس لائبریری میں سرکاری یا غیر سرکاری گرانٹ یا مالی امداد کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ فصل اچھی ہو اور بھاؤ بھی بہتر ملیں تو لائبریری سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بڑے شہر میں واقع نہ ہونے کی وجہ سے باقاعدگی کے ساتھ حصول کتب کے سلسلے میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے لیکن جھنڈیر برادران نے دیگر دلی آرزوؤں اور ترجیحات کو کتابیں جمع کرنے کے نیک جذبوں میں ڈھال لیا ہے۔

یہ لائبریری 1952ء میں ایک کمرے تک محدود تھی۔ اس میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہا۔ خاطر خواہ اضافہ 1960ء کے بعد ہوا۔ گو 1970ء کے بعد کتابوں کی قیمت میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود لائبریری پورے ڈیرہ/ گیسٹ ہاؤس تک پھیل گئی۔ بعد ازاں دوسری منزل تعمیر ہوئی اور پھر گراؤنڈ فلور پر کمرے بنانے پڑے۔ اب یہ 25 کمروں کی مکانیت کے برابر جگہ میں موجود ہے پھر بھی کتابوں کے رکھنے کی جگہ کم ہے۔ دو دو تین تین قطاروں میں رکھی ہوئیں ہیں۔ کمروں کی تعمیر، الماریوں کی فراہمی، ان کی درجہ بندی، جلد بندی، ان کی دیکھ بھال و یومیہ صفائی، خلوص، محبت، وقت اور زر طلب امور ہیں۔ منتظمین تمام مالی مشکلات کے باوجود اس قدیم ادارے کے علمی سفر میں پیش رفت کر رہے ہیں۔ کتابوں کے انتخاب کے لئے علماء و فضلاء سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں ان کی وارفتگی قابل ذکر ہے۔

لائبریری کے لئے بیشتر کتب ملکی کتب فروشوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اندرون و بیرون ملک آرڈر دے کر بذریعہ ریل، روڈ، ہوائی و بحری جہاز منگوائی جاتی ہیں۔ انڈیا، ایران، سعودی عرب، یورپ و امریکہ سے جھنڈیر برادران کثیر کتب خرید کر لائے ہیں۔ کتب و رسائل کی معقول تعداد بطور ہدیہ موصول ہوئی ہے۔ ہر کتاب کے حصول کے پس منظر میں ایک کہانی ہے۔ کوئی پُر درد اور کوئی پُر لطف۔ کبھی کلیوں اور کبھی کانٹوں سے واسطہ پڑا۔ کبھی ایک کتاب کے لئے راتوں کی نیند قربان کی گئی۔ قبرستانوں میں دفن قرآن مجید

اوراندھے کنوؤں میں سے کتب حاصل کی گئی ہیں۔ بہر حال یہ شریفانہ جنون (Noble Madness) اپنی جگہ قائم بلکہ روز افزوں حل من مزید ہے۔ یہ بھائی کبھی جنون کی شدت کو دیکھتے ہیں اور کبھی اپنے دامن کو۔ تاہم بفضل تعالی لائبریری قائم، آباد و شاد ہے۔ بقول میاں صاحبان کتابیں اُن سے ہم کلام ہوتی ہیں، دعائیں دیتی ہیں۔ جب رُوٹھ جاتی ہیں تو اُنہیں منانا پڑتا ہے۔

6-امتیازی خصوصیات وخدمات

i- منتظمین نے دینی، قومی تاریخی، ثقافتی اور ادبی ورثہ اکٹھا اور محفوظ کیا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ کر کے جدید تر بنا رہے ہیں۔

ii- یہ لائبریری پرائیویٹ ہونے کے باوجود پبلک ریسرچ لائبریری کی تمام ضروری تحقیقی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

iii- جب لائبریری میں کتب کی تعداد 70 ہزار سے متجاوز ہوئی تو اس کا عوامی کردار معرض وجود میں آیا اور اس کو پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ سکالرز کے لئے مختص کر دیا گیا۔ اب اس سے ملکی وغیر ملکی محققین استفادہ کر رہے ہیں۔

iv- یہ ایک مکمل تحقیقاتی لائبریری ہے جو سکالرز کے لئے ریسرچ کا مرکز ہے۔ پوسٹ گریجویٹ تحقیق کے لئے دستیاب خاطر خواہ مواد اور زبانوں کے حوالے سے یہ ہیں۔ دینیات، ادب ولسانیات اور تاریخ (تمام زبانوں میں)، ثقافت اور فنونِ لطیفہ (اردو انگریزی، فارسی)، معاشرتی علوم (اردو، انگریزی)۔

v- دیہات میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کو اقامتی لائبریری کی شکل دی گئی ہے اور محققین کو ضروری سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ جبکہ تحقیق کے لئے پرسکون وسازگار ماحول میسر ہے۔

vi- لائبریری بک کلچر یعنی کتب بینی کے فروغ وترویج میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ ملاحظے کے بعد مہمانوں میں کتابیں خریدنے اور نجی لائبریریاں قائم کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ لائبریری طلبہ اور دیگر تعلیم یافتہ افراد میں علم کا شوق اور شعور پیدا کرتی ہے اور اس طور مطالعہ کے لئے تحریک کرتی ہے۔

vii- منتظمین کے بقول اس علمی صدقہ جاریہ کی بدولت اُن کو بے پایاں رحمتیں، برکتیں اور وسعتیں نصیب ہوئی ہیں۔ ہزاروں عاشقانِ کتب کی دعائیں شامل حال رہتی ہیں۔ دعا ہے حکیم وعلیم مطلق اس علمی خدمت (Educational Charity) کو جاری وساری رکھے۔ آمین!

7-ذخیرہ کتب

لائبریری اصناف اور مواد کے لحاظ سے قابلِ قدر، پرثروت، ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے، کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں محققین کو تشنگی محسوس ہو۔ ہر صنف پر وافر کتب موجود ہیں۔ 2003ء تک مشرقی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں کتابوں کی کل تعداد 1,10,000 اور رسائل وجرائد کی تعداد قریباً 82,000 ہے جبکہ لائبریری میں 3,000 مختلف مخطوطات ہیں جو منتظمین کو وراثت میں ملے ہیں۔

موضوع وار کتب: لائبریری میں تقریباً ہر موضوع پر کتب موجود ہیں۔ خاص خاص موضوعات پر کتب کی تعداد وتفصیل یہ ہے۔

i- اسلامی موضوعات

یہاں اسلام سے متعلق مختلف اور متنوع موضوعات پر موجود کتابوں کی تعداد 35500 ہے۔ جس میں قرآن مجید کے تراجم

وتفاسیر، قرآنی علوم، حدیث، سیرت رسول مقبول ﷺ، سیرت اہلِ بیت وآئمہ کرام، سیرت صحابہؓ، اولیاء کرامؒ، سوانح علماء، فقہا، صوفیا نیز علم کلام، تصوف، اسماء الرجال اور ہر مسلک پر فقہ کی کتب شامل ہیں۔

ii- حوالہ جاتی کتب

لائبریری میں انسائیکلوپیڈیاز، لغات، کتابیات، فرہنگ اور اٹلس جیسے حوالہ جاتی موضوعات پر تعداد کتب 7000 ہے۔

iii- زبان وار کتب

اُردو	50000	انگریزی	21000
فارسی	16500	عربی	13500
سرائیکی/ پنجابی	6000	سندھی، پشتو، بلوچی وغیرہ	2500
عالمی زبان اسپرانتو	500	میزان	1,10,000

نوٹ یہ میزان 1,10,000 سال 2003، کا ہے جبکہ اب سال 2، میں میزان ہے

iv- موضوع وار تعداد کتب

خاص خاص موضوعات پر کتابوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

عمومی وحوالہ جاتی	7000	فلسفہ، منطق، اخلاقیات	6500
ادیان/ مذاہب	38500	معاشرتی علوم	5000
لسانیات	4000	سائنس وٹیکنالوجی	1500
فنونِ لطیفہ	2500	زراعت	3000
مخطوطات	3000	ادبیات	23000
سوانح وخودنوشت	8000	تاریخ وجغرافیہ	12000
رسائل وجرائد	82000	متفرق	3500

نوٹ یہ میزان 196000 سال 2003، کا ہے جبکہ اب سال 2، میں میزان ہے

v- قران مجید کے قلمی نسخے

لائبریری کو قرآن مجید کے **1133** قلمی نسخے رکھنے کا شرف حاصل ہے۔

خطِ محقق	2	خطِ بہار	51
خطِ ثلث	7	خطِ نسخ	1065
عربی تراجم، تفاسیر	8	فارسی تراجم، تفاسیر	200
اردو تراجم وتفاسیر	3	دیگر زبانوں میں تراجم	X

vi- دیگر مخطوطات

لائبریری میں تقریباً3000 مخطوطات محفوظ ہیں ان میں بیشتر نادرونایاب ہیں او. 700 سال تک قدیمی بھی ہیں۔ یہ مخطوطات علوم اسلامی کے علاوہ فلسفہ، منطق، طب، زبان، منظوم ونثری ادب، تصوف، تاریخ، ہندسہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

vii- چند نادر مخطوطات

لائبریری میں نادر قلمی نسخہ جات چند در چند موجود ہیں۔ ان میں سے پانچ اہم درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید، دس پارہ، تقطیع -2.5x3.5 فٹ (0.76x1.07 میٹر) وزن 100 کلوگرام۔

قرآن مجید، تقطیع -"2.5"x1.5 (3.5x6 سینٹی میٹر)

قرآن مجید ہشت پہلو تقطیع -"1.4 (3.5 سینٹی میٹر) 2 عدد۔

کتاب اقلیدس۔ علامہ نصیر الدین طوسی کی تصنیف ''اقلیدس'' عربی زبان میں ہے۔ اس قلمی نسخے میں متعدد دیدہ زیب اشکال موجود ہیں۔

viii- نادرونایاب قرآن مجید کے قریباً600 مطبوعہ نادر نسخے ہیں۔ جن میں دنیا کی تمام بڑی زبانوں کے تراجم شامل ہیں۔

قدامت کے لحاظ سے نادر کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لائبریری میں قدیم ترین مطبوعہ کتاب رچرڈ السٹری کی تصنیف "The Cause of the Decay of Piety in Christianity" ہے۔ یہ 1679ء میں شائع ہوئی۔ اسی سال لندن میں بدترین آگ کا سانحہ وقوع پذیر ہوا۔

	کتب مطبوعہ
سترھویں صدی	1
اٹھارویں صدی	3
انیسویں صدی	زائد از 2000

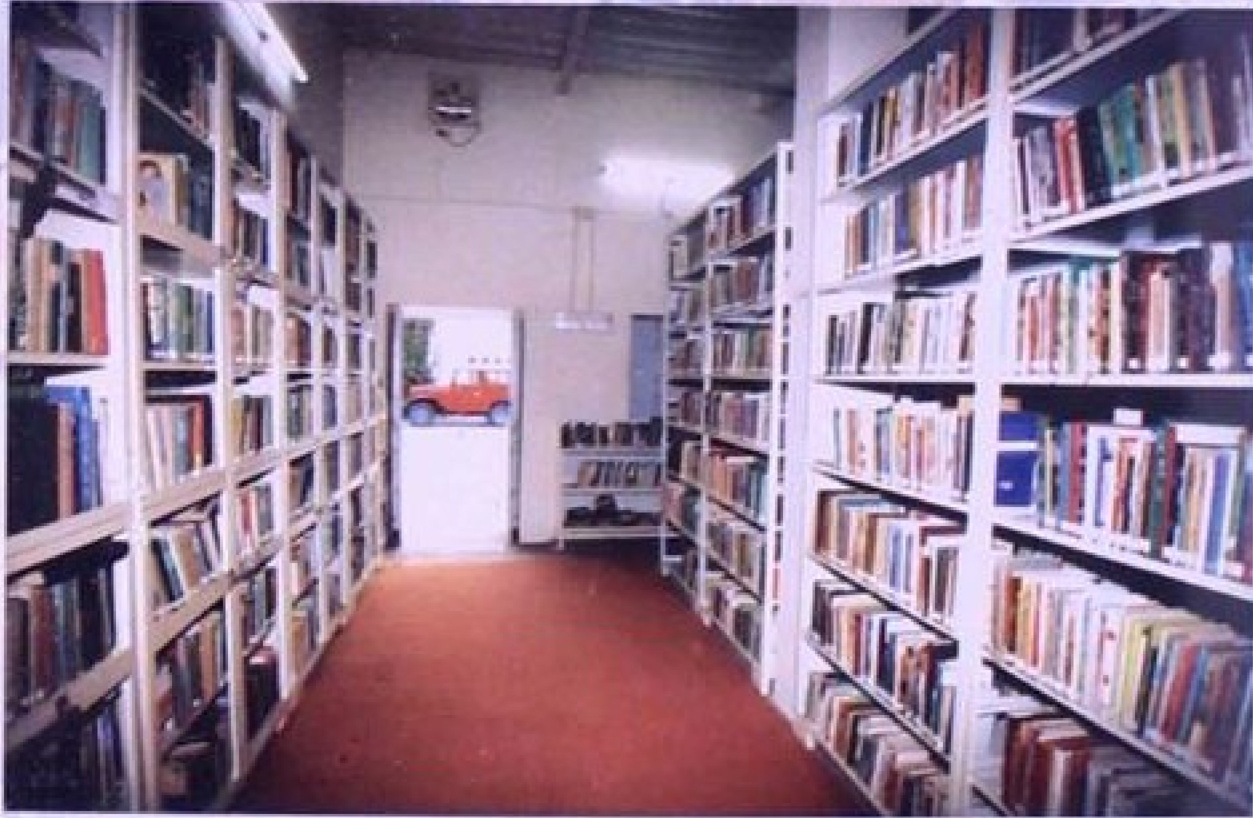
ix- دیگر نوادرات

لائبریری میں علامہ محمد اقبالؒ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے دو خطوط محفوظ ہیں۔ لائبریری میں معروف ادیبوں اور دیگر مشاہیر کے اصل خطوط تقریباً4,000 کی تعداد میں ہیں۔ چند نامور شخصیات جن کے خطوط موجود ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت سید مہر علی شاہ گولڑہ شریفؒ، حضرت خواجہ خان محمد تونسوی، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس)، محی الدین قادری زور، عبدالرحمٰن چغتائی، عطیہ خلیل عرب وغیرہ۔

x- خصوصی ذخیرہ کتب:

عطیات از جھنڈیر حضرات۔ ایک معقول تعداد کتب جن نزدیکی اقارب سے موصول ہوئی ہیں ان مرحوم ومغفور شخصیات کے نام گرامی حکیم حافظ غلام میراں، حکیم میاں خان محمد، حکیم میاں عبدالقادر (جھنگ) اور حافظ میاں صادق محمد (لودھراں) ہیں۔







لائبریری کے اندرونی مناظر





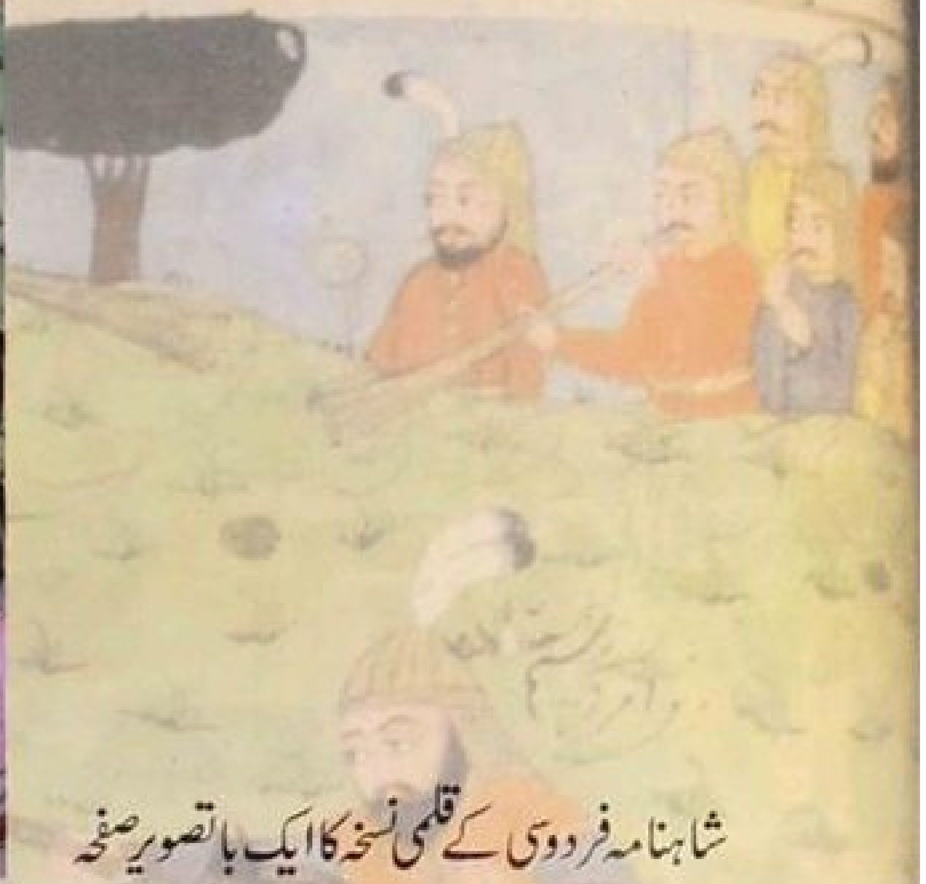


قلمی قرآن مجید کے صفحات کے عکس





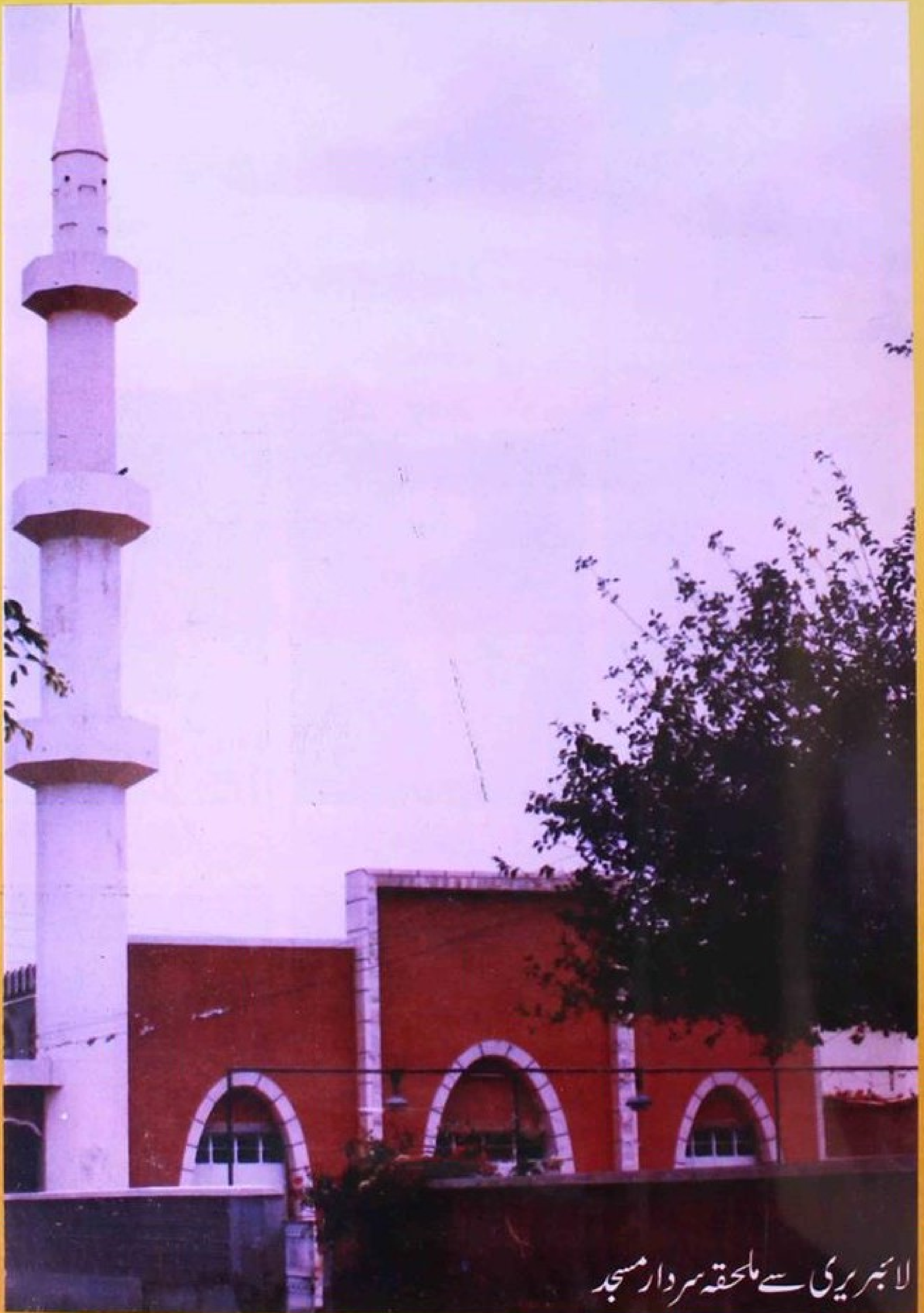

نادر قلمی قرآن مجید کے نسخوں کا عکس

شاہنامہ فردوسی کے قلمی نسخہ کا ایک باتصویر صفحہ



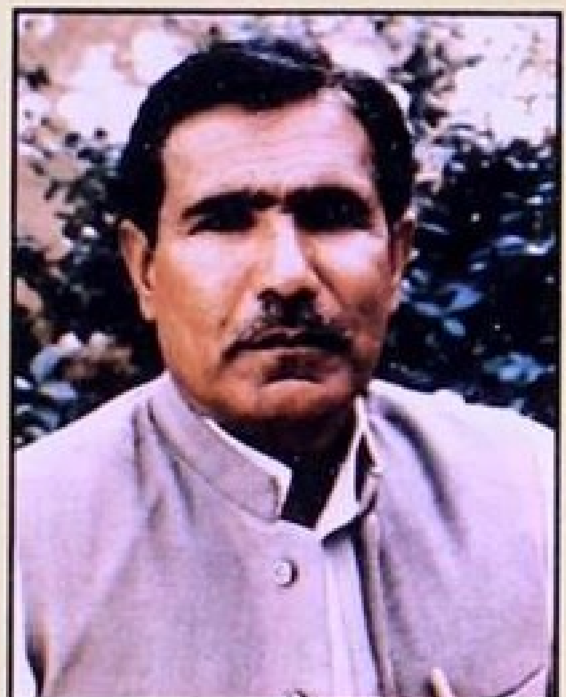
لائبریری کے سامنے کا صحن



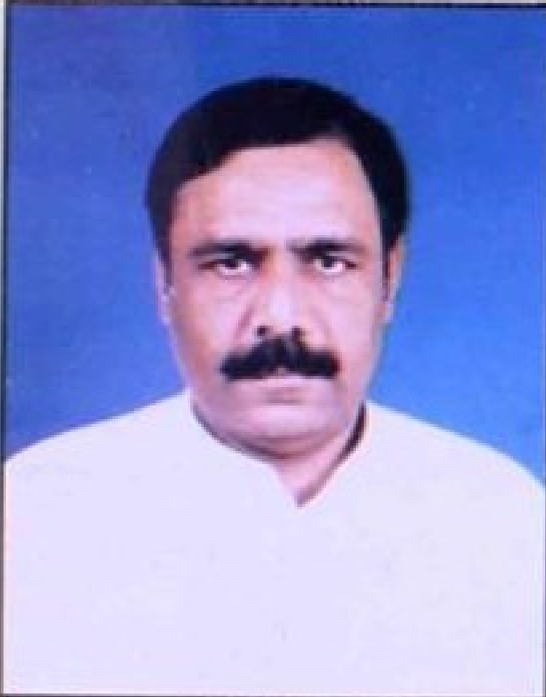
لائبریری سے ملحقہ سردار مسجد

اراکین مجلس عاملہ

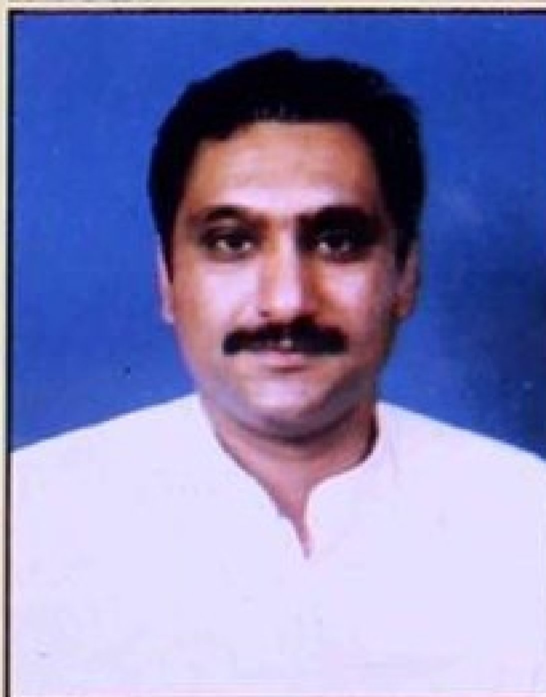

میاں مسعود احمد جھنڈیر ۔ صدر


میاں محمود احمد جھنڈیر ۔ نائب صدر


میاں غلام احمد جھنڈیر ۔ سیکرٹری


میاں ضیا محمود سردار ۔ رکن


میاں ذکا سردار جھنڈیر ۔ رکن


محمد ہارون موسیٰ ۔ رکن


ڈاکٹر محمد فیصل مسعود ۔ رکن

دیگر معطی حضرات

درج ذیل محترم شخصیات نے لائبریری کو کتب عطیہ کے طور پر عنایت کی ہیں جن کے اسمائے گرامی سے منسوب علیحدہ علیحدہ گوشے سجائے گئے ہیں۔

جناب عرش صدیقی (ملتان): اس گوشہ میں ڈاکٹر عرش صدیقی مرحوم کی مملوکہ کتب کی کثیر تعداد رکھی گئی ہے جو ڈاکٹر پروفیسر طاہر تونسوی کی وساطت سے موصول ہوئیں ہیں۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

سید قاسم محمود (لاہور) (مؤلف) نے بھی معیاری کتب و جرائد لائبریری کو ہدیۃً پیش کیے ہیں۔

بابائے اُسپرانتو پروفیسر علامہ مضطر عباسی مرحوم (مری) کے نادر کتب خانہ کا لائبریری میں گراں قدر اضافہ ہے۔

جناب پروفیسر مظفر محمود خان اعوان (ملتان): نہایت معیاری اور قابلِ قدر تعداد میں کتب جناب پروفیسر صاحب نے بطور عطیہ عنایت کی ہیں۔

جناب میاں محفوظ احمد ممبر صوبائی اسمبلی میلسی۔ میاں صاحب نے بھی کثیر تعداد میں کتب بطور عطیہ عنایت کی ہیں۔

''گوشہ دارالاحسان'' فیصل آباد۔ اعلیٰ حضرت صوفی برکت علی مرحومؒ کے عقیدت مندوں نے یہ گوشہ قائم کیا ہے اور کافی تعداد میں دیدہ زیب اسلامی کتب عطیہ دی ہیں۔

جناب عاصی کرنالی اردو حمد و نعت، شاعری اور تنقید پر مشتمل معتبر ذخیرۂ کتب جناب ڈاکٹر پروفیسر عاصی کرنالی نے عنایت کیا ہے۔

جناب منشی عبدالرحمٰن خان مرحوم (ملتان) بذریعہ جناب نذیر احمد خان

پروفیسر خالد پرویز (ملتان)۔

یہ آخری دونوں گوشے حال ہی میں قائم ہوئے ہیں اور دونوں حضرات سے اسلامی موضوعات پر کتب کے عطیہ کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔

منتظمین درج بالا معطی حضرات کے سپاس گزار ہیں۔

ix- کتاب خانوں کا اضافہ

جن محترم شخصیات کے کتاب خانے اس لائبریری میں شامل ہوئے اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

جناب پروفیسر دلشاد کلانچوی، شورش کاشمیری، بشیر احمد ظامی، کیفی جام پوری، ڈاکٹر صدیق جاوید، عین الحق فریدکوٹی، پروفیسر اقبال صلاح الدین، علامہ عتیق فکری، پروفیسر نواز علی شوق، مولانا عبدالحمید رضوانی، خواجہ حمید الدین شاہد، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سردار محمد مسافر، جناب افسوں، علامہ عبدالرحمٰن و قاضی عبداللہ صاحبان وغیرہ۔

xii- رسائل و جرائد کا اجمالی تذکرہ

لائبریری ہذا میں رسائل و جرائد کی تعداد 82,000 ہے۔

نوٹ یہ میزان 82000 سال 2003 کا ہے جبکہ اب سال 2. میں میزان ہے

موضوع وار تعداد

دینی	32000	ادبی	31500	سیاسی	900
طبی	2500	زرعی	3000	دیگر	11000

جن میں سے انگریزی زبان میں رسائل کی تعداد 4000 ہے۔

دینی، ادبی، سیاسی، طبی اور زرعی رسائل کی فائلوں میں چند قابل ذکر نام درج ذیل ہیں:

آج، آگہی، اسلوب، اظہار، الفاظ، انشاء، الانسان، پیامی، تہذیب، جرنل (پاک ہسٹوریکل سوسائٹی)، سب رس، عصمت، نقش، نیا دور، ہم قلم، فاران، ساقی، تکبیر، قومی زبان، نگار، اردو، اردو نامہ، البلاغ، افکار، اسلامیکس، العلم اور بینات (کراچی)۔ ادبی دنیا، اقبال، اورینٹل کالج میگزین، بتول، تحریریں، تحقیق، تخلیق، تہذیب الاخلاق، زیب النساء، سویرا، سیارہ، شام وسحر، شباب، نیرنگ خیال، لیل ونہار، نقوش، چٹان، ایشیا، ہزار داستان، ہمایوں، صحیفہ، اقبال ریوو، فنون، منہاج، ترجمان القرآن، تہذیب نسواں (لاہور)۔ اخبار اردو اور فکر ونظر (اسلام آباد۔ راولپنڈی)۔ آج کل، بیسویں صدی، جامعہ، عصمت، برہان، غالب نامہ، مجلّہ جامعہ اور مولوی (دہلی)۔ اردو، خاتون، سب رس، شگوفہ، شہاب، صبا، عالمگیر، المصداق، فکر نو اور مجلّہ عثمانیہ (حیدر آباد دکن)۔ اکادمی، دلگداز، نیا دور، الفرقان، اور صدق جدید (لکھنو)۔ شاعر، شان ہند اور نوائے ادب (ممبئی)۔ الفاظ، تہذیب الاخلاق، خاتون، علی گڑھ میگزین اور فکر ونظر (علی گڑھ)۔ انشاء اور نئی قدریں (حیدر آباد سندھ)۔ انشاء (کولکتہ)۔ معارف (اعظم گڑھ)۔ آموزگار (مہاراشٹر)۔ احساس (پشاور)۔ اردو زبان، اوراق، (سرگودھا)۔ پاسبان (چندی گڑھ)۔ جرنل خدا بخش لائبریری (پٹنہ)۔ خیال (ناگ پور)۔ الزبیر (بہاولپور)۔ زمانہ (کان پور)۔ شب خون (الہ آباد)۔ الحق (اکوڑہ خٹک)۔

انگریزی زبان میں نیشنل جیوگرافک میگزین (امریکہ)، ریڈرز ڈائجسٹ (برطانیہ)، رویٹرین (امریکہ)، ڈوش لینڈ (جرمنی) وغیرہ موجود ہیں۔

8- عمومی وضاحتیں وہدایات

وضاحتیں

i- کتابیں آہنی الماریوں اور کھلے شیلفوں میں رکھی گئی ہیں۔ ان کی ترتیب ڈیوی اشاریہ نظام (ڈی ڈی سی) کے اصول کے مطابق رکھی گئی ہے۔ انسائیکلوپیڈیاز استقبالیہ میں محفوظ کئے گئے ہیں۔ ترتیب وتنظیم شاندار ہے۔

ii- قرآن مجید کے قلمی نسخے ودیگر مخطوطات ایک علیحدہ کمرے میں الماریوں میں پورے آداب کے ساتھ سجائے گئے ہیں۔ اس کمرے کو ''ریاض القرآن'' کا نام دیا گیا ہے۔

iii- لائبریری قومی اہمیت کی نمائشوں میں حصہ لیتی رہی ہے۔ لائبریری کی کتب کی آخری نمائش اپریل 2000ء میں منعقدہ بہاولپور بین الاقوامی کانفرنس سیرت النبی ﷺ کے متعلق تھی اور اس کانفرنس میں حصہ لینے والے 150 ملکی وغیر ملکی مندوبین یہاں لائبریری کے ملاحظہ کے لئے بھی تشریف لائے۔

اس کے بعد اب نمائش کے لئے بیرون لائبریری کتب لے جانے کی پالیسی پر قطعی پابندی لگا دی گئی ہے۔

iv- رکنیت: صرف عارضی رکنیت کی اجازت ہے۔ رکنیت کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ کتابیں اور دیگر مواد لائبریری سے کسی صورت میں بھی باہر لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

v- عملہ: ہمہ وقتی عملے میں محمد اقبال قریشی سابق لائبریرین سنٹرل لائبریری بہاولپور (چیف لائبریرین) بلال حسین نوشاہی و محمد طیب بیداری (اسسٹنٹ لائبریرین)، رسول بخش رضوی (سینئر مددگار)، تین مزید مددگار، مسعود الحسن و امام بخش (جلد ساز) و ایک دیگر مددگار رجلد ساز مصروف کار ہیں۔ تینوں بھائی بھی لائبریری کے خادم ہیں۔

vi- اوقات کار صبح 7:00 بجے تا دوپہر 11:00 بجے (موسم گرما)

(برائے عام وزٹرز) صبح 9:00 بجے تا دوپہر 12:00 بجے (موسم سرما)

سرکاری تعطیلات کے مطابق لائبریری میں چھٹی ہوتی ہے۔

vii- مجلس عاملہ: میاں مسعود احمد، میاں محمود احمد، میاں غلام احمد، میاں ضیا محمود سردار، میاں ذکا سردار، میاں محمد ہارون موسیٰ، ڈاکٹر محمد فیصل مسعود، پروفیسر فرحانہ بتول

ہدایات:

i- مہمانانِ گرامی پر لازم ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہ کریں جو تہذیب و شائستگی کے خلاف اور مرکز علمی کے وقار اور تقدس کے منافی ہو۔

ii- لائبریری کی حدود میں تمباکو نوشی کی ممانعت ہے۔

iii- مہمانانِ گرامی اپنی کتب، پرس، تھیلا وغیرہ لائبریری میں نہ لے جائیں۔

iv- مہمانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اوقات کار کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ خاص طور پر مہمان رات اور دوپہر کے وقت، قومی و دینی تہواروں کے موقع پر ہرگز تشریف نہ لائیں۔

v- لائبریری کی حدود میں مذہبی، سیاسی یا دیگر متنازعہ موضوع پر بحث نہ کریں۔

9- مستقبل کے منصوبے

منتظمین پیہم اس کاوش و سعی میں مصروف ہیں کہ اس لائبریری کو تحقیق کا ایک اعلیٰ و ارفع جدید ترین مرکز بنائیں۔ اب تک زیادہ توجہ کتب جمع کرنے کی طرف منعطف رہی ہے۔ گزشتہ سالوں کے کپاس کے بحران کی وجہ سے مالی حالات سقیم ہوئے اور اس وجہ سے درج ذیل منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔

i- لائبریری کمپلیکس کی تعمیر: یہ ایک عظیم منصوبہ ہے جس کے تحت لائبریری کے لئے ایک جدید وضع کے کشادہ کمپلیکس کی تعمیر شامل ہے جس میں ریسرچ سکالروں کے لئے چھوٹے حجرے (کیرل) ریڈنگ ہال اور ثقافتی تقریبات کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ آڈیٹوریم ہو۔ نیز ریسرچ سکالرز کے قیام کے لئے 10 چھوٹے (Cubicle) کمروں پر مشتمل ہوسٹل بلاک کی تعمیر

بھی اس منصوبے کا حصہ ہے۔

ii- کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولیات: لائبریری جدید ترین کمپیوٹر اور ڈیجیٹل سہولیات کی فراہمی جو ویب سائٹ کے ذریعے قومی اور بین الاقوامی لائبریریوں اور دنیا بھر کے تحقیقی اداروں سے منسلک ہو کر کماحقہ، خدمات انجام دے سکے۔

iii- الیکٹرانک ساز و سامان: کمپیوٹر اور لیزر پرنٹر کے متعلقہ الیکٹرونک ساز و سامان، سکینر، مائیکروفلم و مائیکروفش ریڈرز، پرنٹرز، سلائیڈ پروجیکٹر، بڑی فوٹو کاپی مشین، آڈیو ویڈیو کیسٹ وسی ڈی، وسلائیڈ کی فراہمی کا منصوبہ زیر تجویز ہے۔

iv- عجائب گھر: عجائب گھر میں مخطوطات، نوادرات، اسلحہ، تلواریں، ظروف، ڈاک کے ٹکٹ، مصوری کے شاہکار اور پرانے سکے وکرنسی نوٹ رکھے جائیں گے۔

v- ٹرسٹ کا قیام: ایک ٹرسٹ اس مقصد کے لئے قائم کرنا زیر تجویز ہے کہ لائبریری کی مستقل آمدنی ہوتا کہ یہ لائبریری قائم و دائم رہے۔

vi- جرنل (لائبریری کا خبرنامہ)

vii- عربی واسپرانتو زبان کی کلاسیں

10- یہ لائبریری کسی بڑے شہر میں منتقل کیوں نہیں کی جاتی؟

اکثر مہمانان گرامی یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ لائبریری کو شہر میں منتقل کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس ضمن میں درج ذیل نکات قابل ملاحظہ ہیں:

i- گاؤں میں لائبریری کا وجود ندرت ہے جب کہ سنجیدہ تحقیقی کام کے لئے پرسکون اور خوشگوار ماحول ایک ضرورت ہے۔

ii- اس کے لئے شہر میں وسیع اراضی و عمارت کی ضرورت ہے جس کے لئے خطیر سرمایہ درکار ہوگا۔

iii- گاؤں کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ اور تمام ابلاغی سہولیات میسر ہیں۔ ریسرچ سکالرز اگر پاکستان کے دور دراز بڑے شہروں اور دوسرے ملکوں جیسے ایران، انڈیا، لبنان، برطانیہ، امریکہ وغیرہ جاسکتے ہیں تو یہاں پہنچنا تحقیق کے سچے جویا اور طالبان علوم وفنون کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے۔

iv- دیہات میں ہونے کی وجہ سے اس کو اقامتی لائبریری بنایا گیا ہے جس میں محققین روزانہ 16 گھنٹے تک تحقیقی کام کر سکتے ہیں۔

11- میڈیا میں لائبریری کی خدمات کے متعلق اظہار تحسین:

ایران کے شعبہ ٹیلی ویژن وریڈیو (صداوسیما) نے لائبریری کی دستاویزی فلم تیار کی جو 4 جون 1994ء کو تہران سے سیٹلائیٹ ڈش پر ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ 24 دسمبر 1995ء کو بی بی سی لندن کی سب رس نشریات میں جناب رضا علی عابدی نے میاں غلام احمد کا انٹرویو اور کتاب خانے پر تعارفی پروگرام نشر کیا۔

16 اپریل 2000ء (10 محرم الحرام) کو پی ٹی وی ورلڈ نے اپنے نیشنل نیوز بلیٹن ''خبرنامہ'' میں تفصیلی تعارف نشر کیا۔

پی ٹی وی ورلڈ کے معروف پروگرام ''امیزنگ پاکستان'' (Amazing Pakistan) میں متعدد بار اس لائبریری پر دستاویزی

پروگرام نشر کیا گیا۔لندن میں قائم ایک ایشیائی چینل جو یورپ بھر میں پروگرام پیش کرتا ہے نے لائبریری کے متعلق مفصل دستاویزی پروگرام دسمبر 2003ء میں پہلی بار ٹیلی کاسٹ کیا اور بعد میں کئی بار دکھایا۔

علاوہ ازیں بیسیوں ملکی اور غیر ملکی رسائل واخبارات نے لائبریری ہذا کے متعلق معلوماتی مواد شائع کیا ہے۔

12-لائبریری میں تشریف لانے والے مہمانانِ گرامی:

مہمانانِ گرامی کی آمد سے بقول منتظمین ان کو رہنمائی اور خوشی حاصل ہوتی ہے مہمان تشنہ بہ چاہ کی حیثیت سے آتے ہیں جب کہ منتظمین کی حیثیت چاہ بہ تشنہ جیسی ہوتی ہے۔گویا کنوئیں چل کر پیاسوں کے پاس آتے ہیں۔مہمانوں کے لئے آنا علم افزا ہوتا ہے تو میزبان کے لئے عزم افزا اور عزت افزا دونوں۔

صرف چند شخصیات کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

i-دانشور وادبا

جناب مشفق خواجہ،ڈاکٹر معین الدین عقیل، پروفیسر ڈاکٹر علی نواز شوق،ڈاکٹر تفہیمی (کراچی)،اشفاق احمد خان،احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر وحید قریشی،سید قاسم محمود، پروفیسر عبدالجبار شاکر،ڈائریکٹر میوزیم انجم رحمانی،مرتضیٰ برلاس،ڈاکٹر سلیم اختر، خالد احمد،جعفر بلوچ، نجیب احمد،ڈاکٹر تحسین فراقی،محسن نقوی،عصمت اللہ زاہد،ڈاکٹر اورنگزیب عالمگیر (لاہور)، پروفیسر ڈاکٹر صابر کلوروی،،ڈاکٹر ظہور احمد اعوان (پشاور)،علامہ پروفیسر مظفر عباسی (مری)،انور مسعود،ڈاکٹر عارف نوشاہی (اسلام آباد) ڈاکٹر انعام الحق کوثر (کوئٹہ) ڈاکٹر صابر آفاقی (آزاد کشمیر)، پروفیسر دلشاد کلانچوی، بشیر احمد ظامی،سید انیس شاہ جیلانی،سیٹھ عبید الرحمن، پروفیسر جاوید چانڈیو،سید حسن رضا گردیزی،ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز،ڈاکٹر طاہر تونسوی،شوکت مغل،ڈاکٹر انوار احمد۔ (سرائیکی زبان دے مہاندرے لکھاری تے مہاڑی)

ii-وائس چانسلر صاحبان

ڈاکٹر عاشق محمد خان درانی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ چوہدری (ملتان)، ڈاکٹر عبدالقیوم قریشی، ڈاکٹر محمد شفیق خان، ڈاکٹر منیر اختر (بہاولپور)،ڈاکٹر ریاض حسین قریشی (فیصل آباد)،ڈاکٹر خالد محمود خان (اسلام آباد)۔

iii-ماہرین تعلیم

یونیورسٹیوں کے ڈین،صدور شعبہ،اراکین فیکلٹی،کالجوں کے پرنسپل،چیئر مین ایجوکیشن بورڈ،تعلیمی ودینی مدرسوں کے سربراہ واساتذہ کے علاوہ سینکڑوں ریسرچ سکالرز۔

iv-مشائخ عظام وعلمائے دین

حضرت حافظ عبدالستارؒ،شیخ الحدیث حافظ محمد امیر (چیلاواہن شریف)،حضرت خواجہ غلام معین الدین (سجادہ نشین مہار شریف)، حضرت خواجہ خان محمد (کندیاں شریف)،حضرت خواجہ عبدالقدوسؒ وخواجہ عبدالشکورؒ (خاصے والے)،مولانا عبیداللہ بہاولپوریؒ،سید شرافت نوشاہی (گجرات) ودیگر شیوخ وسجادہ نشینان محمود احمد غازی وفاقی وزیر۔مولانا مفتی ضیاء الحق مہتمم جامعہ رحیمیہ (دہلی)۔ڈاکٹر

عبدالحلیم چشتی، عبدالقادر سلیمان، ڈاکٹر مسعود احمد شاہ، بابا عبدالعلیم پھول (کراچی)، محمد حنیف جالندھری مہتمم جامعہ خیر المدارس، مفتی محمد عبدالقادر و مفتی محمد عبدالقوی، ابن کلیم خطاط، بابا مستان شاہ (ملتان)، ملتان سید اظہر حسن زیدی (علمائے دین) ڈاکٹر خضر نوشاہی، ڈاکٹر سیدہ نگہت فردوس، نعیم اختر قمر مجددی (محقق و مخطوطہ شناس) سید نفیس الحسینی المعروف نفیس رقم (لاہور) محمد طیب ہمدانی (قصور)

v- عدلیہ

سپریم کورٹ کے جج ایس اے نصرت، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ میاں اللہ نواز، جسٹس محمد صدیق چوہدری، جسٹس ایس اے جبار، جسٹس جواد ایس خواجہ اور دیگر ماتحت عدالتوں کے جج صاحبان۔

iv- دیگر نامور شخصیات

مخدوم سید حامد رضا گیلانی، مخدوم شاہ محمود حسین قریشی، صاحبزادہ نصرت علی خان (ملتان) رضا علی عابدی (بی بی سی لندن)، سردار عبدالجمیل نشتر (پشاور)، ڈاکٹر کوثر عبداللہ ملک (رکن اٹامک انرجی کمیشن اسلام آباد) ڈاکٹر شوکت محمود میکسم (ماہر آثار قدیمہ و کارٹونسٹ) وفاقی وزیر مخدوم احمد عالم انور، خواجہ طاہر محمود کوریجہ، خلیل الرحمن چشتی، محمد احسن خان خاکوانی۔

vii- سیاسی اکابرین

محمد صدیق کانجو، سید ناصر علی رضوی (وفاقی وزراء)، بریگیڈیئر محمد غضنفر خان، حسن علی چانیو، جام کرم علی۔ سندھ، خیر محمد جونیجو ووائس ایڈمرل محمد فاضل جنجوعہ (صوبائی و وفاقی وزراء زراعت) صاحبزادہ فاروق علی خان، یوسف رضا گیلانی (سپیکر قومی اسمبلی) میاں منظور احمد وٹو، سعید احمد خان منیس (سپیکر صوبائی اسمبلی)، صوبائی وزراء، سینیٹرز، اراکین صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی، ضلعی حکومتوں کے سربراہ اور اراکین وغیرہ۔

viii- غیر ملکی مہمان وسفارتکار

کونسل جنرل ایران حمید رضا شیر خدائی، ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری، ڈاکٹر ایم ایم توسلی (سفارتخانہ ایران)، فرینگ کوچ (امریکی سفارتخانہ)، ایف اے او، ورلڈ بینک، زمبابوے، حبشہ، ویتنام، چین اور جاپان کے وفود وسفارتکار۔ بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے 150 مندوبین۔

ix- فوجی افسران

جناب جنرل محمد اقبال خان (گورنر پنجاب)، وائس ایڈمیرل محمد فاضل جنجوعہ، کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ایس۔ پی۔ شاہد اور دیگر سینئر فوجی افسران۔

x- سول آفیسرز

چیف سیکرٹری صاحبان، وفاقی وصوبائی سیکریٹریز، کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز اور افسران ضلعی حکومت۔

xi- معاونین کتاب خانہ

جناب مشفق خواجہ کراچی، سید قاسم محمود، محمد فیصل خان الفیصل ناشر کتب، صاحبزادہ اقبال احمد پیرزادہ مرکزی مجلس رضا، حاجی مقبول احمد ضیائی رضا اکیڈمی (لاہور)، سید عماد الدین قادری، پروفیسر سید مسعود احمد شاہ (کراچی) ڈاکٹر طاہر تونسوی، میاں محفوظ احمد (ملتان)

xii- ملکی وفود

ملک کی تمام یونیورسٹیوں سے ایم اے، ایم فل کی متعدد جماعتیں مع فیکلٹی، سول سروس اکیڈمی میں زیر تربیت افسران کے وقتاً فوقتاً وفود آتے رہتے ہیں۔

13- مہمان حضرات کے تبصرے و آراء

سب سے پہلے ملک کے معروف پانچ دانشوروں کے تبصرے ملاحظہ کریں جن کے ذاتی قابل توصیف کتاب خانے ہیں۔

- جناب مشفق خواجہ کچھ یوں رقم طراز ہیں۔ ''میں نے بے شمار ذاتی اور عوامی کتب خانے دیکھے ہیں۔ اور خود بھی ایک کتب خانے میں زندگی بسر کی ہے۔ مگر یہ کتب خانہ دیکھ کر اندازہ ہوا کہ کتب خانہ کیسا ہونا چاہیے...... ابھی وہ لوگ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ دنیا خوبصورت نظر آتی ہے۔''
- جناب ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں۔ ''کتب خانہ دیکھ کر آنکھیں کھل گئیں۔ خلوص و محبت دیکھ کر آنکھیں جھک گئیں........ اجنبی کی طرح آیا تھا۔ گرویدہ ہو کر جا رہا ہوں۔''
- جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل کچھ اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں۔ ''میں نے دنیا بھر کے تمام قابل دید کتب خانے، خاص طور پر وہ کتب خانے جو علوم شرقیہ کے حوالے سے، اور نوادرات کے تعلق سے اہم ہیں بصد شوق دیکھے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ آج اس کتب خانے کو، اس کے ذخائر کو، اور اس میں موجود نوادرات کو دیکھ کر حیرت و استعجاب میں ہوں۔ میں نے قرآنیات و علوم شرقیہ کا اتنا بڑا ذخیرہ کہیں اور نہیں دیکھا۔ آج کا یہ تجربہ شائد میں تاحیات نہ بھلا سکوں۔''
- شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر صابر کلوروی کا خیال ہے۔ ''میرا اولین تاثر یہ ہے۔ کہ علم کے کسی بھی شعبے کا ریسرچ سکالر یہاں آ کر مایوس نہیں ہوگا...... ان کو علم کی خلافت عطا ہوئی ہے۔ یہ سب ''مامور من اللہ'' ہے۔ میں اس مرکز کو ''داتا علم بخش'' کا نام عطا کرتا ہوں۔ ان کتابوں میں کپاس کی خوشبو بھی ہے اور خون جگر کی آمیزش بھی۔''
- جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر ڈائریکٹر پنجاب پبلک لائبریریز فاؤنڈیشن لکھتے ہیں۔ ''بصارت افروز زرعی کاوشوں کے درمیان بصیرت آموز علم و حکمت کا ایک گنجینہ...... خانوادہ جھنڈیر کے ان سپوتوں نے ایک عجیب علمی جنت قائم کر رکھی ہے...... ہمارے ماحول کے ظلمت کدوں میں ایک مینارۂ نور...... کاش ہمارے ارباب اختیار اس نوعیت کا کام کرنے والوں کو بھی تمغۂ امتیاز یا نشان امتیاز کے سرکاری اعزاز سے نوازیں...... جب تک سانس باقی ہے اس کعبۂ علمی کی زیارت کی آرزو مچلتی رہے گی...... گل صحرا کا منظر...... اردو کے علاوہ انگریزی، عربی، فارسی، پنجابی اور سرائیکی زبانوں کی امہات الکتب موجود ہیں...... منتخب ذخیرہ جس میں

ہشود وزوائد بہت ہی کم ...... منتظمین کی عاجزی اور عجز کا اسیر ہوں۔ خاندانی نجابت وشرافت، خلوص و یگانگت اور ادب وحکمت سے لوازم نے ان کی شخصیت کے آئینہ خانے کو جوہر نگار بنا رکھا ہے''

ان مہتممین کتاب خانوں کے بعد دیگر مہمانان کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

- معروف ادیب احمد ندیم قاسمی نے تبصرہ کیا ہے۔''زراعت وعلم وادب کا اتنا متوازن امتزاج مجھے شاذ ہی اور کہیں نظر آیا ہے۔''
- نامور دانشور اشفاق احمد خان لکھتے ہیں۔''خطی نسخے انہیں دیکھ کر یورپ کے جدید کتب خانوں کی کارکردگی سامنے آگئی۔''
- معروف نقاد ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں۔''علمی نوادر دیکھے کسی خزانے سے کم نہیں۔''
- جناب رضا علی عابدی (بی بی سی، لندن) رقم طراز ہیں۔''یوں محسوس ہوا کہ یہ علم کا قلعہ ہے۔جس کے گرد کتابوں کی فصلیں کھڑی ہیں۔ایسا کتاب خانہ وہی لوگ قائم کرسکتے ہیں۔جن کو علم کے شہر سے بھی نسبت ہو۔اور شہر کے دروازے سے بھی۔''
- سپریم کورٹ کے جج اور چیف الیکشن کمشنر جسٹس ایس اے نصرت لکھتے ہیں۔''قرآن پاک کے قلمی نسخوں کا شاندار، عمیق اور اتنا بڑا ذخیرہ میں نے زندگی بھر نہیں دیکھا۔''
- گورنر پنجاب جنرل محمد اقبال خان کی رائے میں''لائبریری نے مجھے مسحور کیا۔علم لازوال دولت ہے۔یہ لائبریری علم کا قلعہ ہے۔''
- چیف جسٹس ہائی کورٹ میاں اللہ نواز دست بدعا ہیں۔''اللہ تعالیٰ اس خاندان کو کشادگی دے کہ وہ اس کو آکسفورڈ اور کیمبرج کے پائے کا علم ودانش کے حصول کا مرکز بنادیں۔''
- خالد محمود خان وائس چانسلر (بارانی یونیورسٹی اسلام آباد)''طلبہ اور اسکالر دونوں یہاں پر مطالعہ اور معیاری ریسرچ کرسکتے ہیں۔''
- ڈاکٹر ریاض حسین قریشی وائس چانسلر (زرعی یونیورسٹی فیصل آباد) ...... ایک دلکش تجربہ ...... حقیقی مسرت ...... جاگیرداروں کی علم سے محبت ظاہر کرتی ہے۔زرعی ملک کے دیہی علاقے میں ایک شاندار لائبریری۔''
- ڈاکٹر عاشق محمد خان درانی وائس چانسلر (زکریا یونیورسٹی ملتان) کی رائے میں''جھنڈیر فیملی کی لائبریری جامع اور رچی دھجی۔''
- چوہدری غلام مصطفےٰ وائس چانسلر (زکریا یونیورسٹی ملتان) رقم طراز ہیں۔''یہ ایک عظیم عزم، عظیم کوشش، اور علم کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک عظیم انسانی جدوجہد کا ثمر ہے۔''
- کورکمانڈر لیفٹننٹ جنرل ایس پی شاہد کے بقول ''یہاں گزارا ہوا وقت تمام زندگی سہانی یاد بن کر رہے گا۔خانوادہ کی عظیم علمی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔''
- ریجنل کمشنر انکم ٹیکس محمد اطہر زیدی کا مشورہ ہے''ان حضرات سے اگر کوئی پوچھے کہ آپ کا کیا شغل ہے۔تو انہیں جواب دینا چاہیے۔

 لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کیا ہے میرا مشغلہ ...... روشنی تقسیم کرنا۔جگنوؤں کو پالنا۔''

- نامور شاعر پروفیسر انور مسعود ''دیکھ کر حیرت انگیز مسرت اور مسرت انگیز حیرت ہوئی۔''
- دمشق یونیورسٹی کے ڈاکٹر عبدالنبی استعیف فرماتے ہیں ''حیرت انگیز جگہ کاش میں یہاں زیادہ قیام کرسکتا۔''
- نامور خطاط نفیس الحسینی نفیس رقم لکھتے ہیں۔'' قرآن پاک کے خطی نسخے۔خطاطی کے بہترین نمونے۔مطلاّ مذہب اور خاصے قدیم۔''
- عظیم باپ کے عظیم سپوت عبدالجمیل نشتر لکھتے ہیں۔''ایسے لوگوں کی مساعی سے قوم اور ملک عظیم بنتے ہیں۔''

- پروفیسر علامہ مظہر عباسی (مری) لکھتے ہیں۔ ''عظیم ترین کتب خانہ ...... مثالی دارالتحقیق''
- معروف شاعر و نعت نگار پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی لکھتے ہیں۔ ''یہ کتب خانہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے منفرد ہے ...... ایک چمن ...... ایک سدا بہار منظر ...... ہمیشہ اہل نظر، اہل دل، اہل ذوق کیلئے جاذب توجہ۔''
- پشاور یونیورسٹی کے ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے لکھا ہے۔ ''یہ بے مثال علم کا خزانہ صرف دولت سے نہیں ...... یہ محبت اور محنت کا ثمر ہے ...... ان بھائیوں نے اردو کی تقریباً تمام کتب پڑھ رکھی ہیں۔ اور دیگر ہر کتاب کے متعلق علم رکھتے ہیں۔ یہ تین بھائی (Trio) کتابوں سے باتیں کرتے ہیں۔ لائبریری میں رہتے سوتے ہیں۔ اور خواب بھی کتابوں کے دیکھتے ہیں۔ پنجاب کے لوگوں کو اس لائبریری پر فخر کرنا چاہیے۔ جاگیرداری نظام کے یہ نمائندے بلند کردار عجز، محبت اور خلوص کے پیکر ہیں۔''
- ڈائریکٹر لاہور میوزیم جناب انجم رحمانی لکھتے ہیں۔ ''محققین کو دیار غیر کی محتاجی سے بے نیاز کر دیا ہے۔''
- کمشنر حسن رضا پاشا اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔ ''یہ اسی علم کا اعجاز ہے کہ ان کو ایک ترقی پسند کاشتکار بنا دیا ہے ...... ایسے لوگوں کو دیکھ کر ایک روشن مستقبل کی امید باندھی جا سکتی ہے۔''
- منفرد لہجہ کے شاعر مرتضیٰ برلاس کچھ یوں رقم طراز ہیں ''میلسی کے مضافات میں ایک ایسی بستی ہے۔ جہاں جھنڈیر برادران کپاس بوتے ہیں اور کتاب کاٹتے ہیں۔ یہ صرف افتخار ہی نہیں بلکہ اعجاز بھی ہے۔''
- شاعر و چیف سیکرٹری پنجاب جاوید قریشی لکھتے ہیں۔ ''برادران کی کوشش لائق تحسین بھی ہے۔ اور لائق تقلید بھی۔''
- ''لائیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کی پی ایچ ڈی سکالر مسز کیرن رقم طراز ہیں۔ ''پاکستان میں کئی ہفتے گزارے سب سے بڑی حیرت جھنڈیر لائبریری کو دیکھ کر ملی۔''
- ڈپٹی کمشنر وہاڑی جناب اقبال ندیم لکھتے ہیں۔ ''جھنڈیر برادران اس نوع کی شخصیت ہیں۔ جو زمین (Soil) اور روح (Soul) دونوں کی خوب نشوونما کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔''
- پروفیسر سجاد مرزا کے خیال میں ''روح مسرور و دل مسحور ہو گیا۔ تعداد کتب ملتفی ہی نہیں دامن کشا بھی ہے۔ اور دامن کش بھی۔''
- سندھ کے ادیب ڈاکٹر عزیز دانش امدادی کے بقول ''جو کتابیں دیگر لائبریریوں میں برسوں تلاش کیں وہ یہاں مل گئیں۔''
- زرعی سائنس دان تحریم ملک کی رائے یہ ہے۔ ''ملک میں چند اور جھنڈیر ہوتے تو ملک کی قسمت مختلف ہوتی۔''
- احسان رانا جب دوسری بار آئے تو لکھا ''دور ویرانے میں ایک شمع ہے روشن، خدا کرے روشنی، خوشبو اور تلاش و پیاس کے سلسلے لمحہ بہ لمحہ، کارواں کارواں علم و آگہی کے سبزہ زاروں کی جانب رواں دواں رہیں۔''
- پروفیسر عزیز قریشی ''گرد و پیش کے سبزہ زار، چھتنار درختوں نے خانہ خدا کے بلند میناروں کے سائے میں آباد کتب خانے کے پُرسکون ماحول کو مطالعہ کیلئے اور جان پرور بنا دیا ہے ...... تحقیق کے اسکالرز کیلئے کتابوں کی جنت۔''
- دیوانہ غالب پروفیسر لطیف الزمان خان کے بقول ''میں نے ساری زندگی غالب پر کتب اور مضامین جمع کیے پھر بھی چودہ کتب ایسی نکل آئیں جو میرے ذخیرۂ کتب میں نہیں ہیں۔ میدان تحقیق میں کوئی شخص بھی اس لائبریری کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔''
- پیرزادہ عبد سعید ایڈووکیٹ ''ہم پاکستانی فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر خدا بخش لائبریری ہندوستان میں ہے تو ہمارے پاس بھی اس

پائے کی لائبریری ہے۔''

- ڈائریکٹر تعلیم محمد اسلام صدیق ''حیرت زا، حیرت کدہ، حیرت افزاء، حیرت ہی حیرت ......''
- عبدالمعید کانجو کے بقول۔''ایک نعمت غیر مترقبہ۔۔عدیم المثال۔ باذوق فن کو زندہ رکھنے کیلئے باذوق لوگوں کی باذوق کوشش۔''
- محمد یحییٰ (لاہور) تجویز پیش کرتے ہیں۔''کاش حکومت اور جامعات ایسے پروجیکٹ بنائیں کہ طلبا۔اپنی ریسرچ کیلئے اس لائبریری سے استفادہ کریں۔''
- دانشور ڈاکٹر اسد اریب لکھتے ہیں۔''کتاب خانے میں ہوں جو ہماری تہذیب وتخلیق کا تسلسل بھی ہے اور فکر ونظر کا محفوظ امانت خانہ بھی ...... کتابوں کے اس ''بغداد'' کو کسی ہلاکو کی نظر نہ لگ جائے۔''
- شاعر اقبال ارشد لکھتے ہیں کہ''خاندان جھنڈیر کے دارالمطالعہ میں داخل ہوکر مجھے محسوس ہوا۔ کہ میں باب العلم کے سائے میں۔''
- مؤلف کی خواہش ہے ...... ''کتب برائے کتب'' نہیں۔ یہاں''کتب برائے زندگی ہیں'' ...... اعلیٰ و ارفع علمی و ادبی کتابیں ...... کمروں سے باہر کا ماحول خوشبودار پھولوں اور شاداب ہرے بھرے درختوں کے علاوہ قابل تقلید شائستگی و اعلیٰ اخلاقی اقدار سے معمور۔ اگر فردوس برروئے زمین است ☆ ہمیں است وہمیں است

پھر کیوں نہ یہیں جنت ارضی میں مرجانے کو جی چاہے گا اگر میری خواہش واقع پوری ہو سکے تو مجھے لائبریری کی چاردیواری میں دفنایا جانا چاہیے۔۔اپنی قبر میں بیٹھا۔اشارات قلم بند کر کے''جھنڈیر لائبریری'' کی شہرت عام اور حیات دوام کی درخواست کے ساتھ اُس خالق اعظم کی خدمت میں مدیر بن کر پیش کرتا رہوں۔حتیٰ کہ وہ بالآخر''منظور'' کر لینے پر مجبور ہو جائے۔''

آپ نے آراء ملاحظہ کیں اس کے علاوہ لائبریری کے متعلق تبصروں میں اس تاج محل کو پہلی بار دیکھنے جیسی حیرت ایورسٹ کو پہلی دفعہ تسخیر کرنے جیسی مسرت، امید کی کرن، ناقابل فراموش تجربہ، دُرہائے مکنون، عظیم درسگاہ، ناقابل گزیر تحقیقی مرکز، عظیم سرچشمہ، ذوق وشوق ووسائل کا قران السعدین' wonderland'، چولستان میں نخلستان''طلسم ہوشربا۔علم کا سمندر، Beacon ''محبتوں کی خوشبو، علم کی مہک'' ویرانے میں شمع، لائبریری کے روپ میں علماء کا شہر'' جہالت کے سمندر میں ایک خوبصورت جزیرہ'' دل باغ فردوس میں آ گیا ہو'' سنگ میل'' علم کا الاؤ''، محوطہ علم ودانش، چشمہ صافی، علم کا بحیرہ قزوین، پیاس بجھانے کا عظیم سمندر، مثالی دارالتحقیق، نظریہ پاکستان کے قائم رکھنے کے لئے سنگ میل، قطبی ستارہ وغیرہ وغیرہ گردانا گیا۔

مہتمم حضرات لائبریری کے متعلق جملہ ہائے توصیفی یعنی، ان کا وسیع مطالعہ، عجز وانکسار اور شرافت ونجابت، عبادت کا درجہ، بندوں کا چناؤ، مامور من اللہ، بانیان انسان کے لباس میں فرشتے، زندہ ولی ...... کی باتیں کی گئیں۔ان کی باب العلم سے نسبت کا ذکر کیا گیا۔

- مہمانوں نے فوٹوسٹیٹ کی سہولت، ریڈنگ ہال کی فراہمی اور لائبریری کو کسی بڑے شہر میں منتقل کرنے کی تجاویز پیش کی ہیں۔

انگریزی میں ایک مقولہ ہے۔''seeing is believing یعنی جب آپ خود دیکھیں گے تو آپ کو یقین آ جائے گا۔لیکن ایک اور فلاسفر کے قول کا حوالہ دوں گا۔''پہلے آپ یقین کریں۔ چ جائیں، پھر خود جا کر دیکھیں زیادہ لطف اندوز ہوں گے۔''

14-ڈاک کا پتہ

لائبریرین
مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری
سردار پور جھنڈیر۔ پوسٹ کوڈ - 61240
میلسی (ضلع وہاڑی) پنجاب پاکستان

15-فون/فیکس

لائبریری (06515) 430786-430787-430430
فیکس (06515) 430789
ٹیلی فون کوڈ برائے پاکستان: 0092

16-ای میل

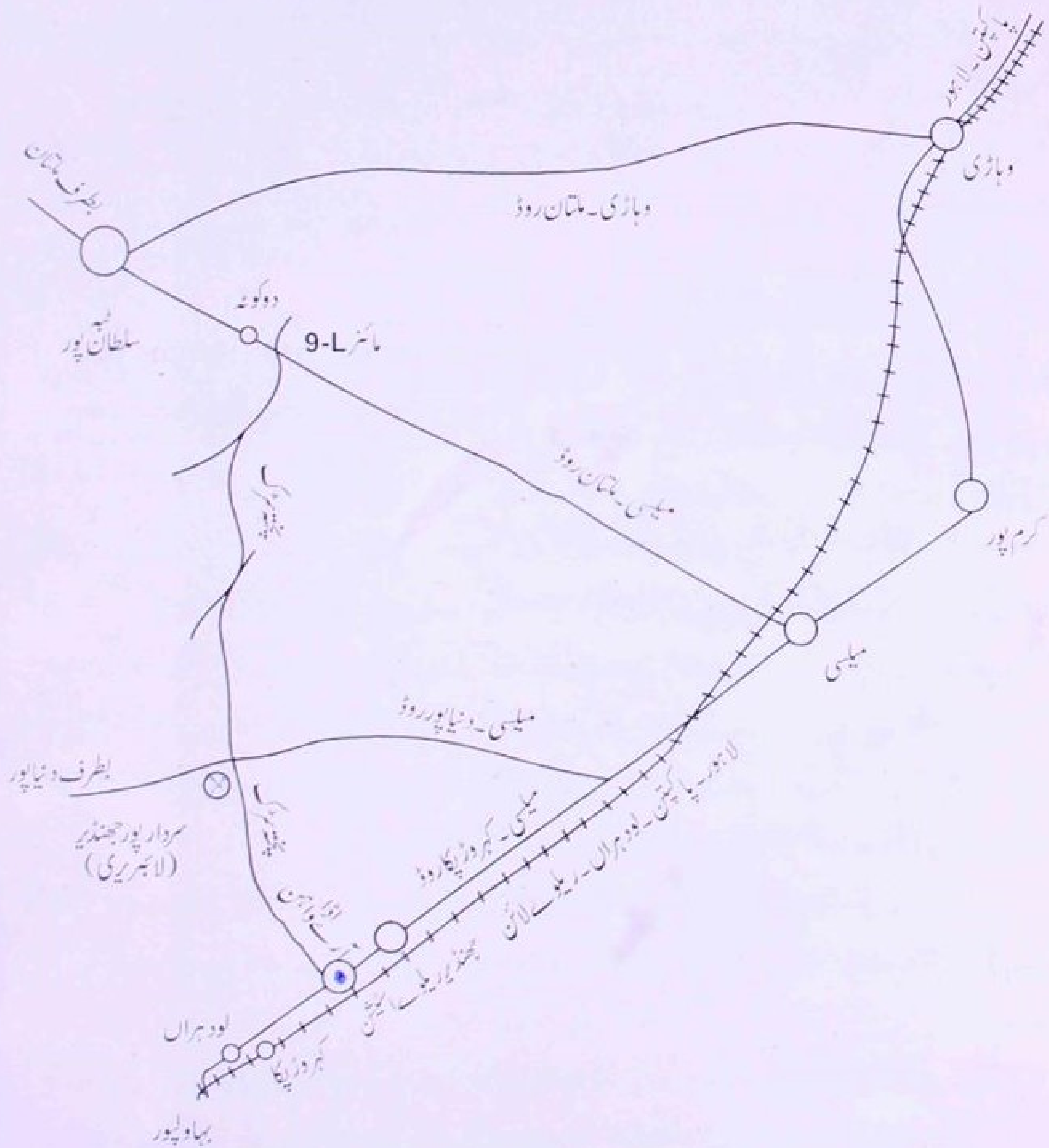
Jhandir_library@yahoo.com
jhandir_library@hotmail.com

17- دیگر حوالہ جات

بینک	مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ سردار پور جھنڈیر میلسی (وہاڑی)
ریلوے اسٹیشن برائے آمدورفت مہمانان	میلسی۔سردار جھنڈیر (لودھراں۔پاکپتن لائین)
ریلوے اسٹیشن برائے ترسیل کتب	ملتان چھاؤنی
ٹرک/روڈ سروس	ملتان برائے میلسی
ایئرپورٹ/ڈرائی پورٹ	ملتان
انٹرنیشنل ایئرپورٹ	لاہور
بندرگاہ	کراچی

نقشہ اطراف مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

سردار پور جھنڈیر تحصیل میلسی ضلع وہاڑی





لائبریری کا شرقی بلاک



عکاسی بشکریہ۔ عابد الیاس ڈار